تلوار کو کھینچے ہوئے آیا جو ستمگار — سجادؑ سے لپٹے حرمِ احمدِ مختار
آواز ید اللہ یہ پیدا ہوئی اک بار — کیوں تخت الٹ دوں تلے ظالمِ غدار

مرثیہ نمبر ۲

سب لوٹ لیا باغ رسول عربیؐ کا
باقی ہے چراغ ایک یہی ابنِ علیؐ کا

۱
سجادؑ کو بلوایا دوبارہ جو شقی نے — یہ سنتے ہی بیویوں کے دھڑکنے لگے سینے
فرمایا بھتیجے سے یہ تب بنتِ علیؐ نے — میں کیا کہوں جو رنج اٹھائے مرے جی نے
کیا جانیے اب کیا ستم ایجاد کرے گا
بلوا کے ہمیں کونسی بیداد کرے گا

۲
واری گئی مکار کی باتوں پہ جانا — دیکھیں کہے دیتی ہوں کچھ دے تو نہ لانا
گر تیغ رکھے حلق پہ سر کو نہ اٹھانا — بابا کی طرح صبر سے گردن کو کٹانا
اور لوٹ کا اسباب جو کچھ پائیو بیٹا
پہلے سرِ شاہ شہدا لائیو بیٹا

۳
یہ سن کے کہا بانو نے اے عابدِ مضطر — غم سے علی اصغرؑ کے موئی جاتی ہے مادر
ششماہا مرا جب سے سدھارا سوئے کوثر — چلتے ہیں کلیجے پہ مرے درد کے خنجر
پوشاک مرے گیسوؤں والے کو بھی لانا
چھوٹی سی عبا گود کے پالے کی بھی لانا

۴
کلثوم پکاری یہ پھوپی ہو ترے قرباں — ممکن ہو جو چادر تو لے آنا مری جاں
گھبرا نے کہا رو کے کہ اے عابدِ ذی شاں — ہاتھ آئیں ردائیں تو ہمارا بھی رہے دھیاں
اور اوڑھنی میری کہیں جو پائیو بیٹا
خلخال بھی ٹوٹی ہوئی لے آئیو بیٹا

Presented by www.ziaraat.com

www.ShianeAli.com

۵
یہ سن کے چلے روتے ہوئے عابدؑ بیمار
تھا چاند سی گردن میں پڑا طوق گرانبار
نعلین نہ تھے پاؤں میں نے سر پہ تھی دستار
تن کانپتا تھا ضعف سے غش آتا تھا ہر بار
ہاتھوں سے سنبھالے ہوئے زنجیر گراں تھے
آنکھوں سے یتیمی کے سبب اشک رواں تھے

۶
اس حال سے پہنچے جو وہاں عابدؑ مضطر
اٹھا پئے تعظیم خجل ہو کے بد اختر
بٹھلا کے قریں اپنے یہ بولا وہ ستمگر
مرضی تھی نہ میری شہ بیکس کا کٹے سر
للہ بس اب میری خطا بخش دو عابدؑ
لو خون شہ ہر دوسرا بخش دو عابدؑ

۷
یہ سن کے نہ عابدؑ کو رہا ضبط کا یارا
سر پیٹ لیا رو کے گریبان کو پھاڑا
پھر بولے شقی تو نے پدر کو مرے مارا
ہوتا نہ اگر قتل تجھے شہ کا گوارا
شبیرؑ کا سر تن سے جدا ہوتا نہ ظالم
مہمان نہ تیغ جفا ہوتا نہ ظالم

۸
کس کس کا تو بخشواتا ہے خوں مجھ سے ستمگار
دو بھائی مرے مارے گئے رن میں جفا کار
عباسؑ کے شانوں پہ چلی ظلم کی تلوار
اور قاسمؑ نوشاہ کو نیزوں سے لیا مار
میداں میں تو ہی شہ لولاک کو مارا
تو نے تو لعیں پنجتن پاک کو مارا

۹
للہ نہ اس امر کا کر ذکر ستمگر
ہرگز مجھے کچھ اس میں نہیں دخل بد اختر
اس خون کی مالک ہیں تو ہیں زینبؑ مضطر
بولا کہ وہ زنداں سے انھیں لائیے جا کر
عابدؑ نے کہا ان کا سر پاک کھلا ہے
بازو ہیں بندھے سر پہ نہ مقنع نہ ردا ہے

Presented by www.ziaraat.com

۱۰
پھر اس نے کہا چادریں جو ہوں تمہیں درکار — لے لو مری سرکار سے اے شہ کے عزادار
ہر چند بہت سا کیا سجادؑ نے انکار — جب اس نے نہ مانا تو وہ چپ ہو گئے لاچار
زنداں کی طرف روتے ہوئے جاتے تھے عابدؑ
اور نام پدر لے لے کے چلاتے تھے عابدؑ

۱۱
زینبؑ کے قریں آئے جو ہیں عابدؑ پُرغم — چلائی پھوپی صدقے ہو کیوں چشم ہے پُرنم
بولے کہ بلاتا ہے تمہیں حاکم اظلم — یہ سنتے ہی کہنے لگی بنت شہ عالم
یکبار تو سر ننگے مجھے دیکھ چکے سب
پھر چلنے کو دربار میں موجود ہے زینبؑ

۱۲
یہ کہہ کے جو روتی چلی واں سے وہ دل افگار — رعشہ تھا تن پاک میں اور چشم تھی خونبار
سر پیٹ کے کہتی تھی یہی رو رو کے ہر بار — کیوں بھائی تصدق ترے ہو زینبؑ ناچار
بہنا کو اسی واسطے لائے تھے وطن سے
اے عقدہ کشا کھولو مرے ہاتھ رسن سے

۱۳
کہتی ہوئی پہنچی جو وہاں بیکس و ناشاد — یکبارگی تعظیم کو اٹھے سب ستم ایجاد
مسند پہ بٹھانے لگے زینبؑ کو جو بیداد — رو رو کے یہ چلائی کہ فریاد ہے فریاد
اب بھی تو نہیں ظلم سے باز آتا ہے ظالم
دربار میں ہر دم مجھے بلواتا ہے ظالم

۱۴
انصاف تو کر دل سے یہ کیا کہتا ہے بدخواہ — جنگل میں ہے بےگور و کفن فاطمہؑ کا ماہ
مسند پہ میں بیٹھوں یہ اے ظالم گمراہ — زینبؑ سے نہ ہوئیگا نہ ہوئیگا یہ واللہ
مسند کی نہ حاجت ہے نہ زر چاہیئے مجھ کو
مادر کی ردا بھائی کا سر چاہیئے مجھ کو

Presented by www.ziaraat.com

www.ShianeAli.com

۱۵
کہہ کر یہ سخن بیٹھ گئی خاک پہ ناچار
تھا باپ تمہارا تو دو عالم کا مددگار
حاکم نے کہا منت و زاری سے بہ تکرار
تم میری اعانت کرو اے کل کے مددگار
لو خون بہا بھائی کا گر طالب زر ہو
بخشو یہ مجھے گر تمہیں منظور نظر ہو

۱۶
یہ سنتے ہی سر پیٹ کے چلائی وہ مضطر
گھبراتا ہے کیوں ہوئیگا جب عرصۂ محشر
کیا نام دیت لیتا ہے اے شمر ستمگر
کھل جائے گا سب حال جو پوشیدہ ہے تجھ پر
لینے کو جو واں خون بہا آئیں گی زہراؑ
دنیا دیں جب ہاتھوں کو پھیلائیں گی زہراؑ

مرثیہ نمبر ۳/۱

۱
جب یزید اپنے گناہوں سے پشیمان ہوا
صبح کاذب کی طرح چاک گریبان ہوا
ہنس کے پہلے صفت زخم وہ گریان ہوا
کل کی شہزادیوں کے چھٹنے کا سامان ہوا
ایک طرف سامنے دربار میں حداد آئے
ایک طرف بیڑیاں پہنے ہوئے سجادؑ آئے

۲
مومنو اب سنو تم حال امام خوش خو
ہاتھ میں زینبؑ و کلثومؑ کے دونو بازو
اس طرح آئے تھے دربار میں وہ پیش عدو
فضہ ہاتھوں سے سنبھالے ہوئے تھی طوق گلو
بیٹھنے کی تھی نہ طاقت نہ کھڑے رہنے کی
شدت ضعف سے فرصت نہ تھی کچھ کہنے کی

۳
یوں رقم کرتے ہیں اب راوی بہ اذن عزا
طوق و زنجیر سے سجاد کو تو کر دے رہا
حکم حداد کو اس وقت یہ حاکم نے دیا
کانپ کر شمر سے اُس وقت یہ عابدؑ نے کہا
جب تلک میں نہ گلے بچوں سے کھلواؤں گا
بیڑیاں پاؤں کی اپنے نہیں کٹواؤں گا

Presented by www.ziaraat.com